اُٹھو میری دنیا کے غریبوں کو جگا دو
کاخ اُمرا کے در و دیوار ہلا دو

ملت اسلامیہ اور اقوام متحدہ

از قلم

ابوالابدال محمد رضوان طاہر فریدی

ملت اسلامیہ اور اقوام متحدہ

پہلی اور دوسری جنگ عظیم پر ہلاک ہونے والوں انسانوں کی تعداد کڑوڑوں تک پہنچتی ہے جبکہ معاشی و مالی اور دیگر نقصانات اس پر متزاد ہیں دوسری جنگ عظیم کے نقصانات کے پیش نظر یہ فیصلہ کیا گیا کہ عالمی سطح پر ایک ایسا ادارہ ہو جو آنے والی نسلوں کو ان جنگی تباہ کاریوں سے بچائے اور یہ فیصلہ کرنے والے افراد بھی وہ ہی تھے جن کی وجہ سے دنیا دو عظیم جنگوں کے نتائج بھگت چکی تھی چنانچہ باتفاق رائے ایک کانفرنس کا انعقاد کیا گیا اور ایک ادارے کے قیام کے لیے ایک چارٹر پر دستخط کیے گئے یہ کانفرنس ۲۵ اور ۲۶، اکتوبر ۱۹۴۵ء کو منعقد ہوئی جس کے نتیجہ میں اقوام متحدہ کے قیام کی راہ ہموار ہوئی اور سان فرانسکو میں لیگ آف نیشنز کے کھنڈر پر باقاعدہ اقوام متحدہ کا ادارہ قائم کیا گیا۔

اس بین الاقوامی تنظیم کے ابتدائی ۵۰ ارکان تھے جن کی تعداد وقت کے ساتھ بڑھتی گئی،

اس ادارے کے بنیادی اصولوں میں سے بعض درج ذیل ہیں۔

ا۔ بنی نوع انسان کی آئندہ نسلوں کو جنگ کی تباہ کاریوں سے بچانا۔

۲۔ قوموں کے باہمی تنازاعات کے حل کے لیے بین الاقوامی سطح پر مؤثر قانون سازی کرنا تاکہ امن کو لاحق خطرات اور جارحیت کو روکا جاسکے۔

۳۔ انسانیت کی فلاح و بہبود کے لیے عالمی سطح پر بلاامتیاز رنگ ونسل مثبت اقدامات کرنا۔

۴۔ انسانوں کے بنیادی حقوق کے تحفظ کو یقینی بنانا۔

۵۔ ایک دوسرے کی آزادی اور خودمختاری کا احترام کرتے ہوئے قوموں کے درمیان دوستی کو فروغ دینا اور ایک دوسرے کے معاملات میں دخل اندازی سے روکنا۔

حالات نے ثابت کیا ہے کہ اقوام متحدہ اپنے قیام مقاصد میں بری طرح نا کام ہے اس کے اصول اور حقوق انسانی کے لیے مرتب کردہ اعلامیہ صرف کاغذوں تک محدود ہے عمل سے اس کا کچھ تعلق نہیں اس کی بنیادی وجہ یہی ہے کہ بعض سامراجی طاقتوں نے اس پلیٹ فارم کو اپنے ذاتی مفادات ومقاصد کے لیے استعمال کیا ہے جن میں امریکہ سرفہرست ہے دوسری جنگ عظیم کے بعد اِس اُبھرتی ہوئی سامراجی طاقت وسیکولر سٹیٹ کو ایک ایسے پلیٹ فارم کی ضرورت تھی جہاں سے وہ دنیا بھر میں اپنی حکمرانی قائم کر سکے تو اس کے لیے بظاہر حقوق انسانی کے لیے جبکہ درپردہ امریکی مفادات کے لیے اقوام متحدہ وجود میں لایا گیا، اس کا اعتراف ایک یہودی صحافی اسرائیل شہاک نے اپنی کتاب ” اسرائیل میں بنیاد پرستی (مترجم) “ میں ان الفاظ میں کیا ہے کہ ”عالمی عدالت اور دیگر بین الاقوامی اداروں کی طرح اقوام متحدہ وہی کرتا ہے جو امیریکہ چاہتا ہے ورنہ اقوام متحدہ کو بھی فارغ کیا جاسکتا ہے “

اقوام متحدہ کی سیکورٹی کونسل میں امریکہ، برطانیہ، فرانس، روس اور چین یہ پانچ ممالک نہ صرف مستقل نشست رکھتے ہیں بلکہ ویٹو پاور کا بھی انہیں حق حاصل ہے ویٹو پاور کا حامل ہر ملک اقوام متحدہ کے ممبران کی غالب اکثریت کے کسی بھی فیصلہ کو مسترد کرنے کا حق رکھتا ہے اور یہ پانچوں ممالک اپنے اپنے

مفادات کے لیے متعدد بار ویٹو پاور کا حق استعمال کر چکے ہیں ان ممالک میں سے ایک بھی اسلامی ملک نہیں ہے جو امت مسلمہ کے دفاع کے لیے ویٹو پاور سے فائدہ اٹھا سکے۔ ذوالفقار علی بھٹو مرحوم کے دور حکومت میں یہ آواز اٹھائی گئی تھی کہ سلامتی کونسل کی ایک مستقل نشست مسلمانوں کے پاس بھی ہونی چاہیے مگر ان کی وفات کے ساتھ ہی یہ معاملہ دب گیا اور یوں ۵۷ اسلامی ممالک اور کم وبیش ۳۰۰ کروڑ مسلمانوں کو اب تک اس سے محروم رکھا گیا ہے اگر آج مسلمہ امہ کے پاس ویٹو پاور کا حق ہوتا تو بہت سے نقصانات سے بچا جا سکتا تھا۔

کہنے کو تو اقوام متحدہ انسانی حقوق کو دنیا بھر میں بحال کروانے میں اہم کردار ادا کرتا ہے مگر حقیقت میں ایسا نہیں ہے اس ادارے کے نزدیک انسانوں کا اطلاق مسلمانوں پر نہیں ہوتا، اپنے قیام ابتداء سے لے کر اب تک مسلمہ امہ کے لیے اس نے کوئی قابل ذکر کام نہیں کیا، مسلمانوں کے لیے اس کی کارکردگی صفر ہے مسلمان جب بھی مصائب کا شکار ہوئے تو سوائے کاغذی خانہ پری اور لفظی مذمت کے اور کچھ نہیں کیا یہی وجہ ہے کہ جب اسرائیل، عرب جنگ میں اسرائیل نے غزہ کی پٹی بھی چھین لی تو غزہ کے مسلمانوں پر اسرائیلی یہودیوں کی جانب سے ہونے والے مظالم پر اقوام متحدہ سے تعلق رکھنے والے انسانی حقوق کے محقق ''رینے فیلبر (Felber)'' نے ایک رپورٹ پیش کی، یہ رپورٹ پیش کرنے کے کچھ ہی عرصہ بعد فیلبر نے یہ کہتے ہوئے استعفاء دے دیا کہ ایسی رپورٹیں پیش کرنے کا کیا فائدہ جن کی آخری آرمگاہ ردی کی ٹوکری ہو۔

امریکہ نے اپنے نام نہاد عالمی اصولوں اور خود ساختہ شائستگی کی مروجہ اقدار کی پاسداری میں اقوام متحدہ کے ذریعے لیبیا، عراق، ایران اور افغانستان متعدد اسلامی ممالک پر اقتصادی پابندیاں لگائی ہیں جو کسی ایٹم بم سے کم نہیں، عراق پر اقتصادی پابندیوں کے دوران عراق میں موت کی آغوش میں جانے والے صرف بچوں کی تعداد ۵ لاکھ سے تجاوز ہے۔

مسلم ممالک پر نہ صرف اقتصادی پابندیاں لگائی بلکہ افغانستان، عراق، لیبیا، پاکستان، چچنیا، بوسنیا، سوڈان وغیرہ پر جو جنگیں مسلط کی گئیں وہ سب کی سب اقوام متحدہ کی زیر نگرانی اور رضامندی سے مسلط کی گئیں۔

امت مسلمہ کے حوالے سے اقوام متحدہ کو یہ اعزاز بھی حاصل ہے کہ اس نے مشرقی تیمور، جنوبی سوڈان اور انڈونیشیا کے ایک اکثریتی عیسائی آبادی والے جزیرے کو اسلامی ریاستوں سے محض اسی لیے جدا کر کے الگ ملک بنایا کہ ان علاقوں میں اکثریت غیر مسلموں کی تھی اس کام کے جواز کے لیے حق خود ارادیت کا راگ الاپہ گیا، جبکہ کشمیر، فلسطین اور برما کے مسلمانوں کو کئی دہائیوں سے ان کے جائز مطالبات اور حق خود ارادیت سے محروم رکھا ہوا ہے بلکہ حقیقت میں کشمیر و فلسطین کے مسلمانوں کو یہود و ہنود کے ظلم و ستم اور غلامی کی دلدل میں دھکیلنے ولا اقوام متحدہ ہی ہے۔

دوسری جنگ عظیم کے بعد یہودیوں کو فلسطین میں یہ کہہ کر آباد کیا گیا کہ یہ ان کی عارضی سکونت ہو گی بعد میں کہیں اور انتظام کر دیا جائے گا مگر دنیا نے دیکھا کہ اقوام متحدہ کے یہ جملے دھوکے پر مشتمل تھے اور آج

عرب کے قلب فلسطین میں یہودی ' اسرائیل ' نامی نہ صرف اپنی الگ ریاست بنانے میں کامیاب ہیں بلکہ فلسطینی مسلمانوں کو انہی کی سرزمین سے مار کر نکالا جا رہا ہے اور یہ سب کچھ اقوام متحدہ کی بناء پر ہوا ہے اور ستم بالائے ستم یہ کہ اقوام متحدہ نے آج تک فلسطین کو رکنیت نہیں دی یعنی اقوام متحدہ فلسطین کو ریاست تسلیم کرتا ہی نہیں تو ان کو حق خود ارادیت کیسے دے گا؟

اسی سے ملتا جلتا معاملہ کشمیر کا ہے آزادی پاکستان کے بعد کشمیر کے محاذ پر جب جنگ چھڑی تو مجاہدین اسلام نے تائید خداوندی سے دشمن کے دانت توڑتے ہوئے نصف کشمیر بھارتی افواج کے قبضہ سے آزاد کروالیا، اقوام متحدہ نے جب کشمیر بھارت کے ہاتھ سے نکلتا ہوا دیکھا تو پاکستانی حکومت سے جنگ بندی کا مطالبہ کرتے ہوئے مسئلہ کشمیر صلح وصفائی، افہام وتفہیم اور کشمیری عوام کی امنگوں کے مطابق حل کرنے کا خواب دیکھایا، جسے اقوام متحدہ نے اپنی ہی قراردادوں اور قول وقرار کے مطابق کبھی سنجیدہ نہیں لیا اور کشمیری مسلمانوں کو ہندوؤں کے رحم وکرم (ظلم وستم) پر چھوڑ ہوا ہے۔

جب اقوام متحدہ کا مقصد لوگوں کو جنگی تباہ کاریوں سے بچانا اور بین الاقوامی بغض وعناد کو ختم کر کے قوموں کو ایک دوسرے کے قریب کرنا اور باہمی تنازعات کو افہام وتفہیم سے حل کرنا تھا تو پھر اقوام متحدہ نے اس کے لیے مؤثر اقدامات کیوں نہیں اٹھائے؟ عراق وشام میں یومیہ لاشیں گرنے والا سلسلہ کیوں جاری ہے؟ برما میں مسلمانوں کی نسل کشی اور لوگوں کو زندہ جلائے جانے والا معاملہ کیوں ہوا؟ الجزائر، چچنیا اور بوسنیا کے مسلمانوں کا قتل عام کیوں ہوا؟ کشمیر وفلسطین کے مسلمانوں پر ہنود و یہود کے ظلم وستم کا سلسلہ پچھلی کئی دہائیوں سے کیوں جاری ہے؟ فقط امت مسلمہ ہی

بحثیت مجموعی قتل وغارت گری کا شکار کیوں ہے؟ امت مسلمہ ہی اس وقت دنیا کی سب سے بڑی ہجرت کرنے پر مجبور کیوں ہے؟ کہاں ہے اقوام متحدہ کا حقوق انسانی پر مشتمل چارٹر اور اس کی قانون سازی؟ کیا انسانوں کا اطلاق مسلمانوں پر نہیں ہوتا؟

مجھے کہنے دیجیے اور یہ بات صد فیصد درست ہے کہ امت مسلمہ کی تیزی سے بگڑتی ہوئی حالت اور مسلم ممالک میں خون مسلم سے بہتی ندیوں کا سلسلہ اگر یونہی جاری رہا تو آئندہ تیس سالوں بعد اکثر ممالک اسلامیہ کشمیر، فلسطین، برما، عراق وشام کا نقشہ پیش کریں گئے جبکہ بعض میں تو ابھی یہ صورت حال نظر آنے لگی ہے مسلم امہ کو اس حالت تک پہنچانے میں اقوام متحدہ کے پر کشش و پر فریب وعدوں واصولوں کا بنیادی دخل ہے اپنے خود ساختہ اصولوں کے تحت اس نے پوری امت کو جکڑا ہوا ہے۔ لہذا امت مسلمہ پر اِس ادارہ کے ظالمانہ اقدامات کے خلاف دنیا بھر میں ہر میسر محاذ پر جہد مسلسل کے ساتھ آواز بلند کی جائے یہاں تک کہ مستقبل قریب میں ملت اسلامیہ کو سیکورٹی کونسل کی مستقل رکنیت دی جائے یا پھر مسلم ممالک کے حکمران اس ادارے کا مکمل بائیکاٹ کردیں۔

اُٹھو میری دنیا کے غریبوں کو جگا دو

کاخ اُمرا کے در و دیوار ہلا دو

متعلم جامعۃ المدینہ اوکاڑہ

ابوالابدال محمد رضوان طاہر فریدی